جلد ۱۲ | بمبئی یوم دوشنبہ ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء | نمبر ۳۹

مقدمۃ الجیش

بسم اللہ ہی غلط ہوئی

خیدر کا الفرنس گذشتہ کی بسم اللہ غلط کیسے ہوتی کہ جسکی مقدمہ میں ہمیشہ بسم اللہ کر کے میں رہنا خود دنیا و عقبیٰ کی ترقی اور اسلام کی فخر اور برہ و کو نا ہو ندیشوں نے یہ انتظام نہیں کر سکتے تو وہ مجبور خدا تو نہیں چاہے بس مقدس گرشتہ نے پڑی گر کے ہو نیا کہ ان کو شکار رہا صرف یہ قصہ ہو کہ ہیں قربانی بچی دار الفقری کا ایک ریزولیشن کا نفرنس میں پاس کرنا چاہا تھا تو نشہ الصحف کا ایک کلام یہ ہی کیا کہ رزولیشن پیش کر نیوالوں کی نسبت ایک تجارت کا مقدمہ بھی پاس کر دیا۔ رزولیشن یہ تھا کہ مشتعل ہو کر ہوں اور عام میاں خاطر و بکرا کا نفرنس کو خدا پر کر کے ہی۔ رزولیشن کو پاس کر دینے سے اتحاد و جمعیت کے واسطے ملک و قوم میں بہت نقصان نا معلوم

سودیشی عیسائیوں کی کوشش

دیسی عیسائی بھی اب کوشش کر رہے ہیں کہ دو لیسرڈ کی خدمت میں ایک میموریل پیش کر دیا کہ کونسلوں کی ممبری کی تقرری بعد اتفاق میں انکی حقوق کا بھی خیال رکھا جاوے نہایت معقول ہے نا صرف ہم ان سودیشی عیسائیوں کی انکی کامیابی کی پیشینگوئی کے ساتھ مبارکباد دیتے ہیں کہ مسلمان انکے خلاف ہرگز نہ ہونگے جلسے کی ٹور میں روز انکا ساتھ مسلمان تو کرتے رہیگا در سچے کہ جلدی سے گو میں تو تقاضہ کل میں بہتر ہے ابھی ہندوؤں کو تو ملی کا قابل پیدا ہو تکا ہے اور ہندو انکے مقابلہ میں اسلئے چپ ہیں دو پانچ چیلے رہنا بھی نہیں بلکہ سودیشی عیسائی ہیں کسطرح سودیشی پن کا لگا لگا ہے کہ کوشش کر رہی ایک سوقعہ پر دیشی ہندو دو ہزار احسان جتا دیکا اور جائیگا اور دیکھ

پادریوں کا موسم

ملک میں قحط نہایت بڑی خطرہ سا میں ابھی پر انڈیا میں قحط کا نرخ اتنا بڑھ گیا ہے جو پہلے سخت کالوں میں ہوا کرتا تھا لوگوں کا یہ حال ہے کہ قحط کی خیال کر کے بہت تر ابتر انکی اپنی اور اپنے بچوں کی سلامتی نظر نہیں آتی تھی بہانہ کو علم ہے کہ کتنے شریف گھرانے تباہ ہو جائینگے کتنوں کی عزت کتنوں کی عصمت اور فاقہ کشی کرتے کرتے مر جانے پر مجبور کر گی کتنے اسلامی بچے عیسائی پادریوں کی پناہ میں گرفتار ہوکر توحید کی جگہ تثلیث کا کلمہ پڑھنے لگینگے اگر روساء اسلام اور خصوصاً اسلامی انجمنیں جو نام کیلئے نہیں بلکہ کام کیلئے کام کرتی ہیں پادریوں کی طرح باقاعدہ کوشش کرینگی تو سیکڑوں ہزاروں بچوں کی بلاکت سے بچا سکینگی

کونکن کی کالونیز پر مہربانی

ہم پیران سے جنے ایک گری ہوئی پیڑی کی غوغا میں کالا پڑی کی کمبخت کا جوش کیسے پیدا ہوا اور پیرزادہ ناخوان گوارا کرکے اپنے کالون کی ہمدردی کا بیڑا کیون اوٹھایا۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ مسٹر کیرہارڈی کا کرسنا کالا۔ ہم بات پر دلچسپی ہے ۴۰ سال تک اپنا پیٹ کی دھونی ۱۵ برس کی عمر میں کوئلہ کھودنے والوں میں بھرتی ہوئے ذہانت خداداد تھی اسی زمانہ میں انگریزی شدھ بدھ ہوئی اور شہادات لجاجت دیکھتے دیکھتے منشی ہوگئے ۴۰ سال کی عمر میں کوئلہ کھودنے والوں نے انجمن قائم کی اور مسٹر کیرہارڈی کو سکرٹری بنایا اس زمانہ میں یہ معمول کے مطابق چار روپے ہفتہ پاتے تھے اور انجمن کا کام چلاتے ہیں جو بہ ذہانت و اخلاق کے پیٹ اور مزدوروں میں ہی سوچ پیدا کر لیا جب کبھی فرقت ہڑتال کی آپ ہی معاون ہوگئے رفتہ رفتہ تمام مزدوروں میں یہ خیال پیدا کر دیا کہ پارلیمنٹ میں ہمارا ہی ممبر ہو … سال تک اسکی کوشش ہوتی رہی زور لگایا اور آخر کار کام چھوڑ چھاڑ دیا آخر گورنمنٹ کو درخواست منظور کرنی پڑی۔ مزدور ممبر بنے ہماری چونکہ مسٹر کیرہارڈی کی قلاش ہو گئی تھی اسلئے مزدوروں نے انہیں کو منتخب کیا ہے … میں پہنچتے کہ جب آپکی … کالونیز بھی …

تحقیقات کا یکطرفہ رخ

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ انسان میں جیسا مادہ ہوتا ہے ویسی ہی ذہن ہوتی ہے مسٹر کیرہارڈی ایک معمولی کنگال مزدوروں کی مدد سے پارلیمنٹ کی کرسی پر پہنچے ہیں اسلئے وہ ہمیشہ ایسے ہی گروہ کی طرفداری کرینگے … وہ بیان کرتے اور … گروہ … گورنمنٹ کے ظلم و ستم کا ڈھنڈورا

کیر ہارڈی کیر ہاکس

بنگالی مفسد مسٹر کیر ہارڈی کی حمایت اور خیالی ہمدردی پر اوچھل رہے ہیں اور انکی نسبت یہ یقین جمائے بیٹھے ہوئے ہیں کہ وہ ہمارے لئے
ع گرے از غیب برون آید و کارے بکند
کے مصداق ثابت ہونگے اور انہوں نے بہت کچھ ڈھارس بندھائی ہے اور وعدہ کیا ہے کہ میں تمہاری ہمدردی کے نعرے پارلیمنٹ میں اس زور سے لگاؤنگا کہ ممبران پارلیمنٹ کے دل کیا معنی در و دیوار ہلا دونگا۔ اول تو آپ کے وعدہ کی نسبت یہ خیال ہے کہ ولایت کی آب و ہوا ہی اور ہے۔ بہیترے اور انگریزوں نے ہمدردی پر کمر باندھی اور چند روز دن تان کرکے ٹائیں ٹائیں فش ہوگئے ایسے ہی مسٹر کیر ہارڈی بھی منہہ میں گھنگنیاں بھر کر بیٹھ رہینگے اور اگر انہوں نے اپنا وعدہ وفا کیا تو کیا کرینگے - ایک جم غفیر کے مقابلہ میں مسٹر کیر گس "چہ خفتہ چہ بیدار" کے مصداق ہونگے اپنی ناموری کیلئے … چلا کرینگے وہی ہوگا جو گورنمنٹ کا منشا ہوگا خواہش تو ہماری یہی ہے کہ ہمارا خیال … ہو مگر …

تباہ کن ہمدردی

ماقبت اندیش کیرہارڈی کی آمد کے لئے تو … دل … ہونگے مگر اصل میں انکی ہمدردی ایسی تباہ کن ہے کہ … ہونگے … مسٹر کیرہارڈی کی جان کو … چونکہ مسٹر موصوف ہمدردی کے جوش میں حکومت ہند کو روسی حکومت ثابت کرینگے اسلئے مفسد گروہ اپنی شورش کو … پہنچا دیگا کہ

ہندیوں کی روزی کا دروازہ بند

مظلوم ہندیوں کے لئے ابتو چو طرفہ آفت ہے کی وہی مثل ہے نہ گھر ٹھور نہ باہر ٹھکانہ ہندوستان کا فی ملازمت مل سکتی ہے نہ تجارت آزاد ہے کہ گھر بیٹھے ایک ایک کے دو دو کرلیں اپنا پیٹ پالنے اور بچوں کی پرورش کے خیال سے یہ لوگ دوسری دنیا میں جا بستے تھے۔ اور وہاں محنت مزدوری کرکے آرام و آسائش حاصل کرتے تھے اور گورنمنٹ کو دعائیں دیتے تھے مگر اب انکے لئے ہر مقام پر مصیبت ہندی کی … جان ہو ٹرانسوال ہی میں انکی مٹی خراب نہیں کی گئی بلکہ ہر نوآبادی کے باشندے انکو نفرت سے دیکھنے لگے - آسٹریلیا - کینیڈا - کولمبیا - نٹال - ان مقامات میں ہزاروں ہندیوں کی پرورش ہوتی تھی مگر سب جگہہ دھتا بتادیگئی اور لوگ انکے خون کے پیاسے ہوگئے جزیرہ فجی میں کچھ انکی کھپت تھی وہاں کی زمین بھی انکو تنگ ہوگئی گذشتہ ہفتہ میں دو ہزار پنجابی ایک ایجنٹ کی معرفت پہنچے - ان سے وعدہ تو یہ کیا گیا تھا کہ … کام پر لگا دیئے … گئے اور … پر لگا دیا …

خدا بھر ڈی ہی کو بھرتا ہے

جاپان کی فتح نصیبی معلوم ہوتا ہے کچھ روز میں ہماری … دو ہمسایہ کے نصیب … کہ جیسے بہت سے ملک خود دوڑ دوڑ کر گورنمنٹ عالیہ کے زیر قدم آگئے ایسے ہی جاپان کو بھی … چنانچہ حال میں انکو ایک جزیرہ جزائر فلپائن کے نواحی میں ملگیا ہے اس آبادی کسی کو خبر نہیں مگر جاپانی … جھنڈا لگا دیا

اسلام تباہ کر ڈالیگا

بیغار ہو اگر یزجو ساری خدائی قبضہ میں لینی کیلئے بیٹھے ہیں وہ اور دون کی فوجی تیاری یا نقل وحرکت سے ایسے چوکنا ہوتے ہیں کہ بقول شخصے پتہ کھڑکا بندہ بھڑکا ۔ ذرا بھی کسی نے فوجی تیاری کی اور انکی جان پر آ بنتے کہ بس ہکو یہ غارت کرنیکی فکر کر رہا ہے بعض مدبر تو ایسے کم حوصلہ اور بزدل ہیں کہ وہ بالکل معمولی لوگون کی بیفائدہ تعمیت سے بھی ہر اٹک اوٹھتے ہیں شیخ سنوسی کی تعداد کی حقیقت ہے ۔ وہ بیچارا وہ دینی منشی ہے ۔ حرمیدون کا مجمع بیشک بڑہتا جاتا ہے مگر وہ کون لوگ ہیں جنکے ہاتھ میں جوشی پیدا کرنیکو ہتھیار اونہا نیکا بھی شعور نہیں دکھتی ہوئی آگ میں عمل دخل کرکے کود پڑتی ہیں ۔ وہ بھلا یورپین فوجکا کیا مقابلہ کر سکینگے ۔ اونسے اتنا خوف کھانا اور یہ حکم لگانا کہ بیس سال کے اندر اندر شیخ سنوسی کا جنگ جو گروہ اس قدر پھیل جائیگا کہ دنیا کے کسی کونے میں گورون کا ٹھکانا نہ لگیگا ۔ کپتان ولسن لکھتے ہیں کہ اسوقت لوگ میری تحریر کو مجنونانہ خیال کرینگے لیکن یہ خیال ہے اگر شیخ سنوسی کو ناقابل اور اوسکے گروہ کو بیہودہ سمجھا گیا تو یورپین مدبر سر پر ہاتھ رکھکر رو دینگے ۔ پچیس سال تک اگر شیخ سنوسی زندہ رہیگا تو تمام دنیا کا طبقہ اولٹ دیگا ۔ غرض اسی پریشان خواب کپتان موصوف نے کئی ورق رنگ ڈالے ہیں ۔ ایسے کوتاہ اندیش نحوا گر پاگلخانہ میں رکھا جائے تو بہتر ہے کہ انگریز وحشی ہنسی نہو ۔

خاتمہ محسن الملک

پیرینچر آنریبل سرسید کی یادگار سید مہدی علی عرف نواب محسن الملک کے دم سے قائم تھی ۔ تمام نئی روشنی والون کی ہر مشکل گرہی اپ ہی سبب تھے مگر یہ بھی چل پڑے دنیادی پہلو سے اگر نواب صاحب کی کوششون اور کارروائیون کو دیکھا جائے تو ہمیں شک نہیں کہ بدھا محسن فی الحقیقت محسن تھا مسلمانونکی پستی ہردم زیر نظر رہتی تھی ۔ اسی دھن میں مرحوم نے اپنے ہمیشہ آرام پر خاک ڈالدی تھی ۔ راتدن یہی انکا وظیفہ تھا کہ نکل جائے دم خدمت قوم میں انکا یہی دلی حسرت بھی آرزو ہے ۔ وہ بڑے خوش نصیب تھے کہ انکی آرزو خدا نے پوری کی چنانچہ آخری حالت سے ثابت ہے کہ بیماری کی حالت میں ہی آپ شملہ تشریف لیگئے اور غرض اسفر صرف یہ ہے کہ حضور والیسرائے بہادر کو اسلامی ڈیپوٹیشن کے مقاصد کی طرف مزید توجہ دلائین اور ہندی پارلیمنٹ کی ممبری کے لئے مسلمانون کے انتخاب کا ایسا طریقہ بتائین کہ واقعی مسلمانون کے لئے مفید ہو یہ پیشبینی محض اس خیال سے کی گئی تھی کہ ایسا ہو گورنمنٹ چھدا آناکے کیلئے محض خوشامدی ٹٹو بھرتی کرکے مسلمان انکی رتھ پر چلانے کے لئے لگام کو پہنکے دیں مگر وہ کسی کی نہ سنین اور منبع اشتہار لکیر کے فقیر بنی رہین چنانچہ ایک ملاقات بھی ہو بھی گئی تھی اور حضور والیسرائے نے اس خادم القوم کی توصیف کی داد دی اور اسی حالت میں خدمت قوم پر عشش کرنے لگے اصل تو یہ ہے کہ ایسے ہی جان نثار قوم کی کوشش کچھ بارور ہو سکتی ہے یہ انہیں کا دم تھا

مسلمانونکی قومی جہاز کا ناخدا ڈوب گیا

۱۹ ۰ ۰ ۰

تھا ۔ مرحوم میں بڑی صفت یہ تھی کہ جیسے حضرت پیرینچر نے مذہبی حیثیت سے پیشوا بننے کی کوشش میں اسلام پر حملے اور نکتہ چینی کرنے پر کمر باندھ لی تھی ان کو اس خود سری کی ہوا بھی نہیں لگی تھی ۔ انہون نے کبھی دل آزار ایسا نہیں اوڑایا ۔ کبھی دینی کتب کو قصہ کہانی نہیں بتایا ۔ باطنی خیال کیسا ہی ہو مگر گفتار میں کوئی فقرہ ان کے منہہ سے ایسا نہیں نکلا جس سے شرع کی ہتک ہوئی ہو بلکہ جہان تک ہمارا خیال ہے ۔ اور ہم کو بڑے وثوق سے معلوم ہوا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ علی گڈہ کالج کے لئے مذہبی حیثیت سے بھی نواب محسن الملک کا دم غنیمت تھا ۔ آپکو یہی خیال رہتا تھا کہ کسی طرح مسلمان ڈگریان یافتہ طلبا پکے مسلمان بنکر کالج سے نکلین ابھی تھوڑے روز کا ذکر ہے کہ ہمارے ایک معزز کرمفرما سے نواب صاحب نے علی گڈہ کالج کی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے آہ سرد بھرکر یہ فرمایا کہ لڑکا ہر طرح قابل بنکر تو نکلتا ہے مگر افسوس مسلمان بنکر نہیں نکلتا ۔ گو اس سے مراد پکی فلسفی مسلمان سے ہو مگر اسلام کا خیال تو دلنشین تھا نماز کی بابت سے زیادہ آپہی کی ہدایت تھی کہ طلبا کو کالج کو اسکے لئے مجبور کیا جائے بہرحال آپکی دلی آرزو یہ تھی کہ مسلمانون کو جن وجوہات سے علی گڈہ کالج سے نفرت ہوگئی ہے وہ سب مٹ جائین اور یہ مدرسہ اسلامی مدرسہ بنایا جائے ذرا بھی شک نہیں کہ آپ سید احمد مرحوم کے سچے جانشین اور سچی یادگار تھے قومی جوش جو کہ اگرچہ بڑھا ہوا نہیں تھا تو کم بھی نہ تھا افسوس ہے

مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس کی آتشی پارٹی
لئے آگ پھیلانے مین ناکام رہی اور کثرت رائے سے
مسٹر تلک کا پریسیڈنٹ بنانا منظور نہین ہوا۔
اسپر بعض ہندو اخبار فرماتے ہین کہ "کانگریس نے
محض مسلمانون کی خوشنودی کے خیال سے مسٹر
تلک کو کانگریس کا پریسیڈنٹ بنانا منظور کیا۔
لہذا مسلمانون کو لازم ہے کہ وہ ہندوؤن کی
خاطر سے نواب بہادر ڈھاکہ کو ابکی کانفرنس کا
پریسیڈنٹ نہ بنائین" ہم اس بے سبب اور بے مطلب
عنایت کا بھی شکریہ ادا کرتے اگر یہ معلوم ہوتا
کہ مسلمانون کی کس حرکت پر یہ قیاس کیا گیا کہ وہ
مسٹر تلک کا پریسیڈنٹ ہونا ناپسند کرتے ہین
اول تو مسلمانون کو ایسی لغو اور مہمل حرکت کی
ضرورت ہی کیا کہ وہ کسی کے پھٹے مین پاؤن
ڈالین۔ کہان مسلمان اور کہان کانگریس کا انتظام
کانگریس سے مطلب نہین اور کانگریس کے انتظام
مین دخل دینا وحشت اور جنون نہین تو کیا ہے
گر پوچھا جائے تو مسلمان تو یہی کہینگے کہ مسٹر
تلک اور امیدوارون کی نسبت زیادہ لایق اور
زیادہ موزون ہین اون مین یکجہتی ہے
کیونکہ جو کہتے ہین وہی کرتے ہین انگریزون اور
مسلمانون سے وہ سخت عداوت و نفرت رکہتے
ہین اور وہی اونکے زبان و قلم سے اکثر ٹپک
پڑتا ہے وہ اُن دوغلون سے اچھے ہین جو زبان
سے کچھ کہتے ہین اور کرتے کچھ اور ہین چونکہ مسٹر
تلک کا پریسیڈنٹ نہونا بالکل مسلمانون کے
خلاف ہے اسلئے اب مسلمانون کو چاہیئے کہ وہ نواب
ڈھاکہ کو ضرور ہی کانفرنس کا پریسیڈنٹ بنائین اسلئے
کہ مسلمانون کو دو ہیرا پھیر ہیں مسٹر تلک کے پریسیڈنٹ نہ ہونے کی تلافی

کانگریس کا کھیل بھنڈا

حقوق خودمختاری کے لیئے جو ہر سال کانگریس
کرکے گورنمنٹ کا دماغ پریشان کیا کرتے تھے
اب تو انکی آنکھین کھل گئی ہونگی اور انہون نے
سمجھ لیا کہ جو جس قابل ہوتا ہے خدا اوسکو
اوسی حالت مین رکھتا ہے۔ بیوقوفون نے خواہ
مخواہ کا اودھم مچا رکھا تھا کہ ہماری حکومت
ہمارے حوالے کرو۔ ہم آپ اپنے گہر کا انتظام کرلینگے
ایسی تیسی کرلینگے اگر یہ مادہ ہوتا تو یہی
قابض ہی کیون ہوتے کمپنی کا لارڈ کلکر بھی
کچھ ایسا تھا کہ ٹڈی دل کی طرح ہندوستان پر
چھا گیا ہو۔ مٹھی بھر فوج تھی اور اوس مین
بھی زیادہ حصہ اوسی قوم کا جسکو حکومت
خود اختیاری کی خواہش ہے اور جو حب الوطنی
کے جوش مین دھوتیون سے نکلی پڑتی ہے
مگر پھر اوس سیلاب کو یہ قوم نہ روک سکی
وجہ کیا ہے۔ بس یہی ہے کہ ہندوستان مین
ست بھیجڑی اقوام ہین۔ ان سب مین اتفاق
ہو جانا تو ایسا ہے جیسا آفتاب کا مغرب سے
برآمد ہونا۔ مگر ایک قوم بھی اگر چاہے کہ یکدل
ہو جائے تو ناممکن ہے۔ محال ہے۔ مسلمانون کی
نااتفاقی تو بدبختی پر محمول کیجاتی ہے۔ ہندو قوم
تو خوش بخت ہے مگر یہ ممکن نہین کہ یکدل ہو جائین
ایکہی پیٹ کے کیون نہ ہون۔ کچھ نہ کچھ فرق ضرور
رہیگا۔ بس یہی وجہ نااتفاقی کی ہے۔ کانگریس
کے ممبر جو اتفاق و اتحاد کے مدعی تھے خود انہین
جوتا چل گیا اور تلک کو کہا کہ وہ تو بس اُن مین
تھے کہ اپنے مطلب کے مسلمانون کو بھی ایسا کافر
پاجاکر شیر و شکر ہو جائین کہان تو یہ خیال اور
کہان یہ کہ آپس مین گلے پڑ گئی اور وہ بھی زبانی

گورنمنٹ رعایا کا مقابلہ کیا؟

سمجھ مین نہین آتا کہ بیوقوف کچھ دن کس بل پر گورنمنٹ
کے مقابلہ مین اڑتے ہین۔ مشہور بات ہے کہ زبردست
مارے اور رونے نہ دے جو لوگ گورنمنٹ کو ظالم ستمگار
بناتے ہین وہ گویا گورنمنٹ کو سچ مچ ظالم بننے
پر مجبور کرتے ہین۔
ہم اون گھامڑون سے یہ پوچھتے
ہین کہ اچھا گورنمنٹ ظالم بھی سہی سفاک
بھی سہی۔ بیرحم بھی سہی قذاق بھی سہی۔
غارت گر بھی سہی۔ رعایا کے خون کی پیاسی
بھی سہی۔ سب کچھ سہی۔ تمہارا یا تمہارے
دلی خنگرون کا کیا اجارہ آتا ہے۔ تمہیکیا
ہو۔ زمین مین آسمان مین کوئی تمہارا ایسا
قبلی وارث کہ جو گورنمنٹ کی منہ یا مڑ دے
ہمین تو کوئی نہین دکھائی دیتا۔ ہان اگر یہ
توکہو ہی احکم الحاکمین ہے۔ اوسکے ایک
ادنیٰ کرشمے مین اتنا یاد رہے کہ ایک گورنمنٹ
کیا ایسی ایسی دس ہزار گورنمنٹین ہون تو پل
مارتے مین زمین دوز ہو جائین۔ اگر واقعی تم
اسکو ظلم سمجھتے ہو تو اوس بارگاہ مین التجا
کرو۔ ناک رگڑو۔ گریہ و زاری کرو۔ وہ مناسب
سمجھیگا تو اوسکو تمہاری مرضی کے مطابق
مبدل بنا دیگا یا کایا پلٹ کر دیگا اوسمین
ہر طرح کی قدرت ہے۔ اس طوفان
بےتمیزی سے سوائے جانی و مالی نقصان کے
اور کیا حاصل ہوگا۔ اگر تم اپنے خیال مین گورنمنٹ
کو ظالم سمجھتے ہو تو اوسے اپنے اوپر مہربان
کرنے کی کوشش کرو۔ اور اپنے کو ویسا
وفادار ثابت کرو جیسے مسلمان ہین۔ پھر دیکھو
گورنمنٹ کیسی عنایتین تم پر دھڑا دھڑ برساتی ہے۔

قوم ہوش مین نہین بلکہ دیکھائی جو بات پیدا ہوا آکے گھر نا کال گلچ کرتی بات اودھا نہین رہی گئی۔ واہ کیا سمجھ گئی ہے اور کیا حکومت کی لیاقت کا اظہار کیا گیا ہے۔

پولیس کمشنر کا خواب سچا ہوا

یہ مشہور نصیحت ہے کہ مرزا خاں ہر کا بیروز حال ہے
اعتبار نہ ہر فرقہ کے پیشواؤں کی یہ بڑی بھی
مگر افسوس کہ پولیس کمشنر کلکتہ نے اسکا لحاظ نہ
کیا اور خواہ مخواہ یہی بیٹھے بیٹھے ایک روز آپنے
بلوہ کا خواب دیکھ ڈالا - تمام پولیس افسروں کو
ٹیلیفون کے ذریعہ سے گھبرادیا کہ بنگالی جہاشا
دہوتی سمیت باہر ہوگئے - چلو دوڑو - تمام افسر
اپنا اپنا گروہ لیکر سر پر پاؤں رکھکر دوڑے
اور تمام بازاروں میں پولیس نے ناکہ بندی
کرلی پولیس گھبرائی گھبرائی بے شکار دیکھو دوڑتی
پھری کہ پکڑ دھکڑ کرکے جیل خانہ بھرے - اور
نیکنامی کے تمغے حاصل کرے مگر حیران تھی کہ
کسکو پکڑے جو شخص ہے اطمینان کے ساتھ اپنے
کاروبار میں مصروف ہے - راہگیر معمولی طور پر
آتے جاتے ہیں اگر اونکے چہرہ پر پریشانی ہے
تو پولیس کا ٹڈی دل دیکھنے سے گھنٹے ڈیڑھ
گھنٹے یہی حالت رہی آخر معلوم ہوا کہ یہ تو پولیس
کمشنر صاحبکا شگوفہ ایک خیال تھا کمشنر صاحب
پولیس کی کارگزاری دیکھکر بہت خوش ہوگئے
اور فرمایا کہ ہمکو یہی دیکھنا تھا بلوہ میں لوگ
کیسا انتظام کرتے ہو - اسکے جواب کو چند ہی روز
گزرے تھے کہ اسکا ظہور ہوگیا - ایک یورپین
اعلی حاکم اور وہ بھی پولیس کمشنر کا خواب بھلا
سچا کیسے نہوتا غرض یہ کہ بلوہ ہوا اور خوب ہوا
تین روز تک کلکتہ کی بازاروں میں غدر کی جھلک دکہائی
دی پولیس نے دل کھولکر حوصلہ نکالی ایسی کارگزاری
دکھائی کہ کلکتہ کے تمام باشندے حیران رہگئے ہر جا لینا
تو پولیس نے جو کچھ کیا ہوگا غضب جہانگیری کیا ہوگا ہٹانا تھا
کیا ہوگا مگر بنگالی اخبارات نقل کیا ہے میں کہ پولیس سپاہی

جو کچھ کیا پولیس نے کیا

ہے اور سچ تو یوں ہے کہ پولیس کی کارروائیوں سے ہر شخص
یہی سمجھنے پر مجبور ہے - بنگالی اخبارات لکھتے ہیں
کہ پولیس نے خود بھی لوٹا - اور بدمعاشوں
سے بھی لٹوایا - کئی سیدلیٹی دوکانوں کا صفایا
کرڈالا گیا - پتھر برسانے والوں کو گرفتار کرنے
کے بہانے پولیس شریفوں کے گھروں میں گھس
گئی اور مکانوں کے اندر بھی لٹھ بازی کی -
اسکے علاوہ پولیس پر ایک یہ بھی الزام ہے کہ
بنگالیوں پر زیادہ آفت لانے کے لئے پولیس نے
ٹراموے پر بیٹھے ہوئے انگریزوں اور بنگالیوں
پر پتھر برسائے - اور پھر اسی الزام میں
چھ بنگالی گرفتار کرلئے - شب کے وقت مسٹر
والٹر سارجنٹ پولیس نے ایک دکان کا دروازہ
ہاتھ ڈالکر کھولنا چاہا - گھر والوں نے دو
ہاتھ کاٹ لیا - سارجنٹ پونٹ پہلے تو
لاپتہ ہوگیا پھر ایک زینہ پر سسکتا ہوا پایا
گیا - اسی الزام میں ٹراموے کا خزانچی اور
پانچ آدمی گرفتار کرلئے گئے چھ یورپین
اسپتال میں پڑے مرہم پٹی کرا رہے ہیں
پولیس ملزموں کی پکڑ دھکڑ میں سرگرم ہے
غرض یہ کہ پولیس خوب کارگذاری دکھا رہی
ہے - بڑے بڑے کارخانے والے بھی پولیس
کے شاکی ہیں اونہوں نے پولیس کمشنر سے
شکایت کی ہے کہ پولیس کو ہدایت کردیجئے تاکہ
وہ ہمارے آدمیوں پر حملے نکرے سیکڑوں
مزدور ڈرکے مارے گھر میں بیٹھے ہیں پولیس کمشنر
کی بیدار مغزی اور انصاف پسندی قابل تعریف ہے
پولیس کی لوٹ مار کی جب متواتر شکایتیں پہنچیں
تو انہوں نے تحقیقات شروع کردی اور تمام الزامات

ایک بچے کی بہرہ مندی

انگریز بہادر جو کالا لوگ کو تجا تہیدا سمجھتے ہیں
اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ انکی گوری گوری
میمیں کالوں کو زیادہ پسند کرتی ہیں وہ سمجھتے
ہیں کہ کالا لوگ بدمعاش ہیں بھولی بھولی
میموں کو پھسلا لیتا ہے اور اپنے دام میں
پھانس لیتا ہے اور معاملہ ہمیشہ برعکس
ہوا ہے میمصاحبہ خود پھانستی ہیں اور اسکو
دین و دنیا سے کھو دیتی ہیں بیسیوں ایسے
واقعے ہوچکے کہ ولیتی ملازموں سے میموں
نے فرار دراڑایا اور خود بھاگ گئیں حال
میں ایک ایسا واقعہ سننے میں آیا ہے - شملہ میں
ایک معزز انگریز کی مڈم صاحبہ نے جو چالیس
سال سے تجاوز کرگئی ہیں اپنے نوجوان گبرو
بہرہ کو پسند کرلیا - کچھ روز تو یونہی
غپ شپ چلتی رہی - جب صاحب بہادر پر
ثابت ہوگیا اور صاحبوں نے بہرہ کی خبر لینی چاہی
تو میمصاحب اسکو لے اوڑیں - بہر رفیعہ وارنٹ
بہرہ گرفتار کرایا گیا - مگر میمصاحب کی وفاداری
پر آفرین ہے کہ اونہوں نے مجسٹریٹ سے کہا
کہ اگر آپنے بہرہ کو سزا دی تو میں اپنی جان
دیدوں گی - اب تو مجسٹریٹ صاحب بھی حیران ہوگئے
مثل مشہور ہے دو دل راضی تو کیا کریگا قاضی -
آخر وہ مجبور ہوگئے اور انہوں نے بہرہ کو
صاف چھوڑ دیا - میمصاحبہ اسکے ساتھ چلی گئیں
دونوں کی عمر میں اسقدر تفاوت بتایا جاتا ہے کہ دیکھنے
سے ماں بیٹے کا گمان گذرتا ہے - یہی وجہ ہے کہ میم
صاحبہ کو اوس سے ایسی محبت ہے کہ اکلوتی بچہ سے ہی ہوتی
بہرہ مزدوری کرکر روزی حاصل کرتا ہے اور میمصاحبہ بھی ان
ہیں کیونکہ انکو روکھی غذا خاطر خواہ ملتی رہتی ہے -

شکرکدۂ آہزائی

قحط اور رمضان

یوں تو مذہبی بات ہے۔ معاذ اللہ کس کی مجال ہے کچھ بھی زبان سے نکال سکے۔ ناحق بات پر مولوی لوگ کافر بنانے پر ہر وقت یوں ہی آستینیں چڑھائے بیٹھے رہتے ہیں اور سیر آجکل گرانی اور روزے سے بھوک کھائے جھلائے۔ شیر ببر بنے ہوئے۔ اگر خدانخواستہ بگڑ گئے تو سمجھ لیجئے دین اور دنیا میں کہیں ٹھکانا نہیں:

مگر یارو ایمان کی تو یہ ہے کہ اس فصل میں مولوی رمضان کی مہمان داری کھل گئی۔ بھلا کوئی پوچھے کہ حضرت اس سال آپ کی ضرورت ہی کیا تھی۔ خلقت آج آٹھ نو مہینے سے برابر روزے رکھتی چلی آتی ہے۔ اخلاط جل جلکر خاک ہو گئے۔ اور وہ خاک بھی منہ میں گھسکر غائب ہو گئی۔ بھوک اور فاقے میں آنتیں قل ہو اللہ پڑھتے پڑھتے پوری حافظ ہو گئیں۔ نفسانی خواہشیں تقلیل غذا سے اس طرح بھاگ گئیں جس طرح لاحول سے شیطان۔ تمام نفوس بکلیے پہلے متبرک و مقدس ہو گئے۔ اب یہاں کثیر ابھی بھر بیوں اور چرسے کے دھرا کیا ہے جو نذر کیا جائے۔ اور یہ بھی اسی سے لگا رکھا ہے کہ بمبئی کراچی پونا اور پنجاب و اودھ وغیرہ میں طاعون خوب پھیلے ہوئے ہیں کچھ بچی کھچی پونجی اون کی دعوت میں خرچ کریں۔ ورنہ یہاں کس کافر کو عذر ہے۔ اب آپ بجا جو جی چاہے کیجئے۔ چاہے آپ لیجئے چاہے طاعونوں کے واسطے چھوڑ جاتے۔

ایک عراقی سوداگر قند لاد کر چلے تجارت کو۔ راہ میں چھاجوں مینہ برسا۔ قند شربت ہو گیا اولے شدت سے پڑے کر گدھا شہید ہو گیا۔ طوفان کی اندھیری میں بادل جو گرجا اور بجلی جو چمکی۔ تو تاجر صاحب مصداق "ہر کہ دست از جان بشوید ہرچہ در دل آرد بگوید" جھلا کر کہنے لگے۔ باران باریدی۔ قندم را شستی ژالہ باریدی۔ خرم را کشتی۔ اکنون چیست ہیچ بدست گرفتہ ما را می جوئی۔ اینک پیش تو حاضرم بسم اللہ آنچہ خواہی بکن۔

پس بعینہ یہی حال ہندوستان کے مسلمانوں کا ہے۔ مفلسی معہ اپنے رفقا کے پہلے ہی سے انکی مہمان تھی۔ ادہر قحط صاحب تشریف لائے۔ چلو نماز کی طرح روزہ بھی دوامی ہو گیا۔ جو کچھ دم درود تھا وہ یہاں رمضان صاحب چٹ کر گئے۔ اب بھی کچھی ساری کائنات ایک جان ہے اوسکی بھی خیر نظر نہیں آتی۔ سچ

اگر جان ہے باقی تو اسے ترک کر خدا لے

راقم

قحط و طاعون اور حضرت رمضان کا دعاگو

اسلام کا خط عیسائیت کے نام

یار اغیار ہو گئے اللہ
کیا زمانے کا انقلاب ہوا

ہمشیرۂ مکرمہ زاد اقبالہا۔ بعد سلام نیاز کے۔ غالباً تم مجھے اچھی طرح پہچانتی ہو گی وہ زمانہ جب ہم تم۔ وطن میں ایک جگہ رہتے تھے۔ دور آمنے سامنے صرف سامنے۔ شرک بیچ ہمارا تمہارا مکان تھا۔ میرا گھر بھی بنا چنا تھا۔ اور تم بھی ماشاء اللہ خوش و خرم تھیں۔

میرا سلوک اگرچہ تمکو کسی وقت گران گذرا ہو۔ لیکن حقوق کی حفاظت۔ ہمدردی۔ اخلاق و اخلاص میں میں نے کبھی اپنے بچوں پر ترجیح نہیں دی۔ میرے تمہارے جسقدر اختلافات تھے وہ صرف [illegible] کے تھے نہ ذات کے۔ اور اسی وجہ سے کبھی کبھی میرے تمہارے اونمیں سنگر رنجی ہو جاتی تھی۔ جب دو شخص ایک جگہ رہتے سہتے ہیں تب ایسا ہوا ہی کرتا ہے لیکن خدا گواہ ہے نہ مجھکو عداوت تھی نہ میں یہ چاہتا تھا کہ تمہارا گھر پڑوس میں نہ ہے۔ تمہارے خیالات کی آزادی میں نے [illegible] کبھی۔ اسی طرح جس طرح میرے خیالات کی آزادی تو دیتے تھی۔

تمہارے بچے اوسیطرح آزادی سے میرے گھر میں کھیلتے کودتے تھے جس طرح میرے بچے۔ یہاں تک کہ میں نے اپنے بچوں کو تمہارے بچوں کے ساتھ ہم نوالہ و ہم پیالہ ہونے کی بھی اجازت دیدی تھی۔ شادی۔ بیاہ۔ غمی۔ رنج میں میں تمہارا شریک رہا۔ آپس کی رشتہ مندی۔ مناکحت۔ مقاربت کو بھی میں نے نہیں روکا تمہارے ہاتھ کے ذبح کئے ہوئے جانور۔ تمہارے گھر کا پکا ہوا کھانا میں نے اپنے بچوں کے لئے طیب و طاہر رکھا۔ جسطرح اپنے یہاں کا۔ غرض کہ ہم تم ہر طرح سے ایک تھے اور ہیں۔ ذات۔ برادری رشتہ۔ سوا خیالات کے اختلافات کے جسمیں نہ میرا نقصان ہے نہ تمہارا۔ بس میرا تمہارا ایک ہے۔ اور ہمیشہ سے چولی دامن کا ساتھ رہا۔

قریب قریب جہان تم گئیں میں بھی گیا۔ تو

شاید قیامت تک یہی حالت رہے۔ آخر وطن میرا ہے۔ تمہارے سوا اور بھی غیر قومین آباد تہین اور محلہ مین بہت سے غیر جنس بھی پڑوسی تھے۔ لیکن ایمان سے بتاؤ بہن۔ سوا تمہارے یا تمہارے بڑے بھائی کے اور کسی نے بھی مجھ سے یہ سلسلۂ اتحاد و وداد نباہا۔ کسی سے بھی نہین۔

غصہ۔ رنج۔ خفگی۔ ناراضی کی دوسری بات ہر لیکن اب بھی میری اولاد سپوت اور لائق جہان جہان ہے۔ اوسکا تمہارے ساتھ تمہاری بچپن کے ساتھ وہی برتاؤ۔ اخلاص محبت ہے۔ اور ہر طرح سے ہمدردی عزیزا ہذا الحمد اللہ شریک تمین نے کسی حال مین تم کو فراموش نہین کیا خواہ خوشی ہو یا رنج۔ جب مین یہان آیا۔ اور میرے قدم یہان جمنے لگے۔ مین نے ممکوسات ہندوستان سے اپنی محبت کو دام میرا یہان تمہیں دیکھ لیا۔ اور تمہاری مہمان نوازی کو اپنا فرض سمجھا۔ تمہارے لئے مکانات مہیا کئے۔ تمہاری آسایش کو ہر طرح مقدم سمجھا۔ جب زمانہ نے مجھے پست کرنا چاہا۔ اور میرے نیرِ اقبال ڈھندلانے لگا۔ مین نے اپنے یہان کے دو بہترین ریاستون پر تم ہی کو فوقیت دی۔ اور اپنے ہر کام مین تمہارا شورہ ہمارے لئے تمہاری سرح موجب برکت و تقویت ثابت رہا۔ یہان تک کہ جب بالکل میرے پاؤن لڑکھڑا گئے۔ اور ضعف نے قطعی طاقت سلب کر لی تب مین نے اپنی جانشینی صادق کے لئے تمسے اچھا کسی کو نہ پایا۔ اور تم ہی کو اپنا مستقل جانشین تجویز کیا۔ اور آخر تمام خزانہ تمام املاک تمام دولت۔ تمام تیت تمہارے حوالے کر دی اور اب تمہاری امانت کے سہارے اپنے بچپن کو ایک گوشہ مین بیٹھ رہا تھے یہی میری قرار داد تعی دستگیری کی۔ ہر طرح سے مجھے آسایش۔ آزادی۔ تقویت دی۔ میرے خیالات کو وسعت دی۔ میرے بچون کی اور میری حفاظت کی۔ جان و مال عزت و آبرو کی سب طرح کفیل رہین۔ دولت مشترکہ۔ ایمان ارکان میرے سب تمہاری ذات سے مستحکم و قائم رہے۔ میرے احکامات کو نہین ٹالا۔ مین اسکا شکرگذار اور میری اولاد اسکی احسانمند۔

لیکن بہن چند دن سے مین دیکھتا ہون کہ بعض بعض اوقات بیرخی سی معلوم ہوتی ہو۔ آخر یہ کیون؟

سنو بہن۔ تم جانتی ہو مین منافق نہین دغاباز نہین۔ ریاکار نہین۔ بلاشک مین مفلس ہو گیا ہون۔ لیکن عزت۔ آن بان میری اوسیطرح تازہ دم ہے۔ زمانہ نے مجھ کو پسپا کیا۔ آسمان گو میرے خلاف ہو لیکن اپنی بات کا دھنی اور وضعدار ہون جسکا دوست ہون اوسیطرح اوسکا دوست ہون اور خیر طلب۔ جیسا تہا۔ میری مفلسی کی وجہ سے میری اولاد تتر بتر ہو گئی۔ کچھ کہین چلی گئی کچھ کہین۔ جو میرے پاس یہان رہی اونکی تعلیم بھی مفلسی کی وجہ سے مین اپنی مرضی کے مطابق نہ دلیکا۔ بعضون کو تمنے اپنے کنار عافیت اور شفقت مین لیا۔ اور تعلیم محبت تہذیب کے مقتضاے دی۔ گو میری۔ تمہاری تعلیم مین تھوڑا فرق ہے مگر ماشاء اللہ وہ بچے ہر طرح تمسے الفت خلوص اور رغبت کا دم بھرتے ہین اور در اصل تمہارے ہین۔ کچھ بچے نے اپنے پاس رکھے۔ اونکی تعلیم اگرچہ تفکرات و مفلسی کی وجہ سے مین اپنی مرضی کے موافق نہ دلیکا۔ تاہم میری محبت کی تعلیم نے اپنا اچھا اثر کیا۔ وہ میرے احکامات پر بسر و چشم چلتے ہین۔ تمہارے وہ ہر طرح دل سے مطیع ہین نہ تمہارے وہ مخالف ہین۔ نہ تم کو اون سے کوئی وحشت کی وجہ۔ رہی میری وہ اولاد جو مجھ سے دور ہے۔ جنگلون اور پہاڑون مین انکا مسکن ہے۔ اون کے افعال کا نہ مین ذمہ دار ہون۔ نہ میرے اور بچے۔ ظاہر ہے کہ میری تعلیم کا کچھ بھی اثر اون کو نہین ملا۔ نہ میری صحبت اونکو آدمیون کی صحبت ہی اونکو نہین ملی۔ وہ میرے ساتھ ہی کون سب اچھے ہین جو تم کو اونکی شکایت ہو۔ اونکی حالت بالکل درندون کی سی ہے اونکی پاداش عمل اونکو بھگتنا چاہیے نہ مجھے یا میرے اور بچون کو۔

مین نے حاشا کبھی تمہارا ساتھ نہین چھوڑا نہ میری اولاد نے۔ مصر مین تم جو گئی [illegible] بھی میری اولاد تھی لیکن میرے یہان کے کچھ لے تمہارے حق نمک کو ترجیح دی۔ اور حکم بھی میرا یہی تھا کہ احسان کا عوض نہین جز احسان کے۔

تم کابل کی طرف دوڑین۔ میری اولاد پہلا زینہ اوہان بھی لیا۔ نہ حقوق کا پاس آیا نہ اخوت کا لحاظ ہوا۔ تمہارے پسینہ پر خون گرایا۔

تمہارے نوکرون نے تمسے دغا کی۔ میری اولاد نے اوسمین بھی تمہاری طاقت کے منہ نہین موڑا اور تمہارے ہاتھ مین ہاتھ دیا۔ جسکا صلہ تمنے بھی قرار واقعی دیا۔ اور پوری ہمت قدردانی کی۔

تم مین وہ باتین جو میری رکاوٹ کا سبب ہون۔ مین ہی نہین۔ پہر آخر مین مجبور تھے

بلا سبب جھگڑنے یا دل جلنے کی کوئی وجہ۔ جب سے خدا نے مجھے تمہارے زیر سایہ رہنے کا حکم دیا۔ اور زمانہ نے میری اولاد کو تمہاری ہانڈی میں سے کھانے کا حصہ دیا۔ میں تمہارا دست نگر ہوا۔ تم نے خیالات کے اختلافات کو بھی الگ رکھدیا۔ اور میں اسکا شکرگذار ہوں کہ کبھی بھولے سے چوکے سے بھی اوس بحث کا خیال کو نہیں چھیڑتی ہو بلکہ ہر طرح میری کفیل اور معین ہو۔

کہنے والی بات کہی جاتی ہے۔ تم برا نہ ماننا۔ مجھے تمہیں سوا اختلاف خیالات کی نفرت کب تھی۔ اور میں نے تم کو کسی حالت میں نظر حقارت سے نہیں دیکھا۔ اگر یہی حالت ہوتی تو مدتوں سے تمہارا میرا ساتھ یہاں یہی ہے کہ کبھی میں نے تمکو بری نظر سے دیکھا ہے۔ تم جانتی ہو۔ سچائی۔ بہت روی میرا مسلک ہے خدا نے بہت دن سے تمہاری سرپرستی میں مجھ رکھا ہے اور مدت سے پردیس یہاں بھی ہے میرے تمہارے کبھی ایسی ان بن ہوئی ہے جس سے تم کو مجھے بدگمانی کی وجہ ملتی۔

میری ذات میں خوشامد نہیں ہے میں تو ایک صاف گو شخص ہوں۔ تمہارا میرا ساتھ محبت کا تمہاری میری کا نہیں ہے اور نہ تمہاری امارت کا بھائی ہوں بلکہ ایسے وقت سے ہوں جب میں بھی خوشحال تھا۔ تم مجھ کو کسی طرح بدگمان نہ ہونا یا نگاہ حقارت سے نہ دیکھنا چاہئے۔ دراصل میری اولاد کی پرورش میری قوت اسوقت سب خدا کی مہربانی یہاں تمہاری دستگیری اور اخلاص پر منحصر ہے۔ تابعداری تمہاری میری اولاد پر فرض ہے اور مجھ تمہارے یہاں میرا کون ہے۔ تم کو چاہئے کہ میرا ساتھ دینے اپنے خیالات درست کرو میں تمہارا ہر حال میں دوست ہوں اور تمہارا خیر طلب۔ اور اگر تم بھی مجھ سے بے رخی کرو گی تو میں پھر اس پردیس میں کس کا ہو کر رہونگا۔

راقم

تمہارا چھوٹا بھائی اسلام از بمبئی

ننھی منی شاعری

ڈیر پنچ۔ انگریزی شاعری کا ایک ورق پیشکش ہے۔ اگر طبیعت مبارک میں آئے تو قبول فرمائے اور اپنے ناظرین کے بھی نذر کیجئے۔ ورنہ کمسن لڑکی کا خط ادھر نہیں کو ساہو رہے۔ زیادہ سلام و نیاز۔

ایک کمسن لڑکی کا دلچسپ خط

ننھا سا اک بھائی چھوٹا — پہلے پہل جب گھر میں دیکھا
کمسن اسکی بہن یہ بولی — کبھی چھوٹی سی پیاری بھولی
میری اماں اسکو کھلاؤ — کھانے پر یہ بھیا ہمارا بٹھاؤ
اچھی اماں گود میں دیدو — بھیا بھی کھائے کہہ دو اسکو
پھر مجھکو جلدی جلدی کہتا — "بھیا میرے برابر ہوگا"
بچپن کی یہ باتیں سنکے — بھولا پن تھا پیدا جیسے
ماں نے اس سے کہا کہ "بیٹی — صبر کرو دن آئیگا وہ بھی
دانت نہیں ہیں کوئی نکلا — غرض یہ فکر تو ہے یہ بچا
کیسے کھائے ابھی یہ کھانا — مشکل ہے پر دانت چبانا"
ماں سے یہ بات یہ سنکر نادان — ہوئی نہایت دل میں پریشان
کہنے لگی وہ پیاری ماں میری — دانت نہیں کیا وجہ ہو اسکی
خود ہی پھر وہ سوچکے بولی — ان ماں جی بچپا جیسے ہی
اللہ میاں نے کھلی باجی — مجھ پہ چھپے کی ہے اماں میری
نہیں تو کیسی پایا یہ بندی — شبہ نہیں جو یہ دانت نہ لگی ہی
چھینک کان اور ناک بناکر — بھول کے جیسے گئے دانت چرا کر
کیوں نا اماں جز دیں اچھے — سوال سنا کر اماں کے پیچھے
ماں نے جب یہ سنی تو ہنس دی — چپکے چپکے ہنسکر بولی

بھاگی فوراً ہنسکر لڑکی — گوشہ میں جاکر بیٹھی اکیلی
بولی بچہ بچہ مجھ سے تم کو — اچھی ہم جو تم مجھ سے بولو
دیکھو یہ سب کا کچھ کہنا تھا — میری دوات اور قلم بھی لایا
اکثر گھر میں بیٹھکے اپنا — بہت جو ردی کاغذ پر لکھنا
اچھی لیے ہوں سب کے بیچ میں — باتیں مجھ پر چپ رہے نکوئی
کاغذ چپکے چپکے لکھ نا جانوں — جلدی کاغذ پر چپکی پڑی تھی
رانگو مجھ پہ ہیں آج ہی جانے — "پہنچ کے یہ پیر سلام بڑا ہے"
خط بھی آخر ختم پر آیا — اماں کو پھر پڑھکے سنایا
اور کہا جب پڑھ کو چھپاؤ — بھول گئی ہوں کچھ تو بتاؤ
خط میں لکھا تھا سب سے پہلے — "بابا اللہ کے قدم میں پہنچے
مضمون کی بھی سطریں — پہنچ کے یہ رکھو سب پڑھ لیں
سرخی سر عنوان یہ لکھا — "رہے پیارے میرے مولا"
بندگی پہلے لکھ کے ہوں کرتی — پھر میں لکھتی ہوں حاجت اپنی
چھوٹا بھیا آپ نے بھیجا — کیا ہی پیارا کیا ہی اچھا
اچھا ہے اور باقی سب ہے اچھے — دانت نہیں پایا بھی اسکو
اسکی وجہ سے پاس رہے بچا — جو کچھ دیں کھا نہیں سکتا
آپ ہی کی یاد ہے سارے — حکم ہی آپ ہی کر دیں جاری
بچے کیوں تکلیف اٹھائے — بھیجو فرشتہ آکے بنائے

پر تھا بہتر آپ ہی آتے
دیکھ کے خود ہی دانت بناتے

راقم

ایم - این - ایس - از فیض آباد

جاسوسونکی رپورٹین

۲۰ اکتوبر کو ۵۰۰ ہندو مقام وانکو ور مین اسٹیمر سے اترے تھے جن مین سے ۱۸۰ جسمانی نقائص اور کافی سرمایہ نہونے کے باعث خارج کردئے گئے۔

اٹلی کے مقام میلان مین قریباً کل ٹرامو اور ریلوے مزدورون نے کام بند کردیا۔ پولیس سے بھی دو دو چونچین ہوئین سات مزدور خوب پٹے حتیٰ کہ ایک مرنیکے قریب ہے۔ تازہ خبر ہے کہ ۱۰ ہزار ہڑتال مچانے والی میلان سے شور و غل مچاتے ہوئے چلے بمقام بولوگنا کے مزدورون نے بھی ان کے ساتھ ہڑتال مچادی۔

سلطان عبدالعزیز نے اثنار گفتگو مین اخبار کے وکیل سے امید ظاہر کی کہ فرنچ ملک سے اگر نکل جائین تو امن و صلح قائم ہو جانے کی ضمانت دیتا ہون ورنہ یہ ابتری کی حالت بدستور رہیگی۔

۲۳ اکتوبر کے تار سے معلوم ہوا کہ انگریزی ایجنٹ وزیر مراکو سے مشورہ کر رہے ہین اس شوریٰ مین وزیر خارجہ اور مولائی حفیظ بھی شریک ہین مولائی حفیظ کے ماتحت ایک دستہ اس طائفہ کی گوشمالی کر رہا ہے جسنے فرنچ اتباع قبول کی ہے۔

قائمس کا بیان ہے کہ فرانس اور اسپین ایک مشترکہ اعلان جاری کرنا چاہتے ہین یہ اعلان دول عظام کے نام ہوگا جسمین یہ لکھا ہوگا کہ سلطان مراکو نے انہین سواحل مراکو پر اور سمندر مین آلات حرب کی درآمد کے پولیس بندی کرنے کا اختیار دیا ہے۔

گذشتہ شنبہ کو فوجی غبارہ انگلستان کے غبارہ محل سے نکلکر ٹرورس کیجانب روانہ ہوا تھا اس غبارہ نے اپنی تیز رفتاری کی ایک بے مثل نظیر قائم کردی۔ ۱۳ اکتوبر کو مقام آمال پر سوئیڈن کے مغرب مین اترا۔

شہنشاہ آسٹریا کی حالت صحت مین بڑا نقص واقع ہوگیا تھا۔ کھانسی کے باعث نیند مفقود ہوگئی تھی۔ بخار کبھی بڑھتا کبھی گھٹتا۔ رعایا مین شہنشاہ کی علالت سے ایک انتشار پیدا ہوگیا اور گو اطمینان دلایا گیا کہ شہنشاہ کی حالت اب بہتر ہے مگر اوسے یقین نہ آیا۔ اور انتشار بڑھتا گیا۔

کراسبی ہال نامی ایک قدیم تاریخی مکان کو آفت تاراج سے بچانے کے فنڈ مین سابق وائسرائے ہند لارڈ کرزن نے ۱۰ گنی چندہ دیا اور لکھا کہ اگر مکان مذکور تاراج کردیا گیا تو کل رعایا کی غفلت اور ناسمجھی داغ لگا دیگا۔ حضور ملک معظم نے بھی کاؤنٹی کونسل کے نام خط لکھکر اسکے قیام کی امید ظاہر کی ہے۔ لندن کی سٹی کونسل نے کراسبی ہال کے مرمت فنڈ مین ایکہزار پونڈ چندہ دیا ہے۔

۱۰ اکتوبر کو خبر آئی کہ ایران کے مقام ارمیا سے سینٹ پیٹرزبرگ مین خبر پہونچی ہے کہ کردون نے مقام اوشنوی واقع آذربائیجان پر قبضہ کرلیا ہے اور اب مقام ڈسمان کی جانب بموسم سرمابسر کرنے کے لئے کوچ کر رہے ہین۔

۱۳ اکتوبر کو خبر آئی کہ مشہور پریسیڈنٹ کروگر کا مجسمہ جو بطور یادگار پریٹوریا مین بنایا گیا تھا وہ آج صبح ٹوٹا ہوا پایا گیا۔ مجسمہ اوندھے منہہ زمین پر پڑا ہوا تھا۔ ناک کٹی اور جسم پاش پاش تھا۔

کاسابلانکا سے خبر آئی کہ مولائی حفیظ کی سپاہ جوش و خروش کے ساتھ روزانہ پیشقدمی کر رہی ہے۔ یہ نہین معلوم کہ کسکی گوشمالی کی دُھن ہے۔ چور کی وادی مین جنکا فرنچ سپاہ اپنے بچاؤ کی فکرین کر رہی ہے۔ لیکن فرنچ جنرل اررودہ نے اپنی فوجکو اطمینان دلانے کیلئے سنایا کہ مولائی حفیظ کی سپاہ سلطان عبدالعزیز کی سپاہ سے لڑنا چاہتی ہے۔

جوہانسبرگ کی ایک تاربرقی مظہر ہے کہ جنرل بوتھا نے اثنار تقریر مین کہا کہ گورنمنٹ اپنے چھوٹے چھوٹے تاجرون کی جانی و مالی حفاظت ہندوستانی تاجرون کے مقابلہ مین نہایت غور و خوض کے ساتھ کر رہی ہے۔ جنرل بوتھا نے یہ بھی کہا کہ ہندوستانی امن مین جو ٹرانسوال مین آرہے ہین۔

ہیگ سے خبر آئی کہ مقام فلورس مین ڈچ کو سخت مقابلہ کرنا پڑا۔ ایک جنگ مین ۱۸ اہالی مارے گئے۔ اسکے بعد اکثر سرغنون نے سر اطاعت خم کردیا۔

متوسط اور جنوبی فرانس مین متواتر و شدید بارش ہو رہی ہے۔ شاہ اسپین سیلاب زدہ مقامات مین گشت لگا رہے ہین۔ خصوصاً ملاغا کی جانب زیادہ توجہ ہے۔

[illegible] روز کے تو میرین وارد ہوئے ہین۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ بربادکرنے کی غرض سے آئے ہین۔

گورنمنٹ نٹال کا ارادہ ہے کہ ٹیوبرن کے مین ریلوے مزدورون نے شورش مین حصہ لیا تھا انپر مقدمہ چلایا جائے۔

امریکا اور جاپان مین عنقریب جنگ چھڑنے والی ہے یہ جنگ جنگ روس و جاپان سے کچھ کم نہوگی۔

اسلامی خبرین

ایران کی رعایا اب آزاد اور خود سر ہو جانی ہے کہ علانیہ طور پر شاہ کی مخالفت کرتی ہے۔ چنانچہ دو روز کا عرصہ ہوا کہ ایک مسجد مین جلسہ ہوا اور علانیہ موجودہ شاہ ایران کے طرز حکومت پر نکتہ چینی کیگئی اور شاہ اور گورنمنٹ کے خلاف اپنے اغراض و مقاصد حاصل کرنے کے لیئے لوگون کو ابھارنے اور اکسانے اور تحریص و ترغیب اپنی طرف کرنیکی تقریرین کیگئین۔ اکثر مقررون نے اسپر زور دیا تہا کہ شاہ کے چچا مسعود مرزا ظل السلطان کو مسند نشین کیا جائے تو کل معاملات سلجھ جاینگے۔

قسطنطنیہ سے اخبارات لکھتے ہین کہ جلالتمآب حضرت سلطان المعظم نے ایالت حجاز کا انتظام مجلس الحرب کے انصرام و انتظام کی جانب خاص توجہ مبذول فرما رکھی ہے تاکہ کسی طرح دول غیر کو اس علاقہ مین مداخلت بیجا کا موقع نہ ملے۔ چنانچہ حال مین ایک جنگی جہاز معہ کمیشن وہان روانہ کیا ہے۔ باین غرض کہ وہان ہر جزئی و کلی انتظامات کو دیکھکر رپورٹ کرے کہ موجودہ نظام مین کیا کیا خرابیان ہین۔ اور کونسے وسائل اختیار کرنے سے یہ علاقہ بیش از بیش مستحکم و منتظم ہو سکتا ہے۔ یہ بھی حکم دیا ہے کہ وہ اطلس مین ابتدائی مدارس بکثرت بڑہائے جاوین اور صنعت و تجارت کی افزونی کے لیئے مناسب وسائل و تدابیر پر عمل کیا جاوے۔

لنڈن ٹائمز کا نامہ نگار مقیمہ طہران خبر دیتا ہے کہ آخرش ایران کے شاہ مرزا محمد علی نے ایک مفید اور مستند حکمنامہ پر اپنے دستخط ثبت کر دیئے ہین مذکورہ حکمنامہ کے رو سے شاہ ایران کے متفرق اختیارات برادران نیز ایران کے علاوہ اور مذہبی فرقہ کے با اثر اور وسائل پر چند موثر کاروائی ہو گئی ہین۔ اور لوگون کو اپنی نیک نیتی اور حسب منشا تعلیم حاصل کرنے کے لیئے اور اپنے خیالات آزادانہ ظاہر کرنے بلا روک ٹوک ایک دوسرے سے میل جول پیدا کرنیکی آزادیان دی گئی ہین۔ اور اخبارون مین آزادانہ اپنی رایون اور خیالات کے ظاہر کرنے کی آزادی دی گئی ہے۔

قسطنطنیہ کا الملک والملوک نامی اخبار لکہتا ہے کہ آخر اگست ۱۹۰۸ء سے ابتداء جولائی ۱۹۰۸ء تک دو سو ساٹھ میل حجاز ریلوے لائن تیار ہوئی دنیا کے اسلامی حصون سے برابر چندہ چلا آرہا ہے لیکن ان تمام غیر ممالک مین ہندوستان کا نمبر اول ہے۔ اوس کے برابر کسی اور ملک سے چندہ نہین آیا لیکن اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ مصر و یا ولایات و رعایہ سے بھی جہان مسلمانون کی آبادی کچھ زیادہ نہین ہے اور ہندوستان کی اسلامی آبادی سے تو کچھ لگا ہی نہین کہاتی۔ مگر ان تینون ریاستون کے مسلمانون کا چندہ مجموعہ ہندوستان کے چندہ سے بھی بڑھ گیا ہے۔ گذشتہ جون مین کل چندہ تیرہ ہزار پونڈ جو بمبئی کے چندہ سے بہت کم ہے مسلمانون کو مذہبی فرض سمجھکر حجاز ریلوے کی مدد کرنی چاہیئے۔

عزت کو عزت پاشا نے بیان کیا ہے کہ ۲۶ اگست ۱۹۰۸ء کو انشاء اللہ حجاز ریلوے مدینہ منورہ پہنچ جائیگی اور ۱۹۱۰ء تک مکہ معظمہ اور اس کام کے لئے ۱۵ لاکھ پونڈ کی ضرورت ہوگی۔

کابل کی موجودہ تازہ خبرون سے ظاہر ہوا کہ ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان شاہ کابل عنقریب اپنے دورہ سے کابل کو واپس لوٹینگے۔ فی الحال حضور مزار شریف مین قیام پذیر ہین۔ اور بعد ایام رمضان شریف کے براہ راست کابل کو کوچ کر دینگے۔ بدخشان کے بہاری اضلاع کا دورہ فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے۔ بتا گیا ہے کہ آپ کے ہمسایون کے مابین جو جنگی چھیڑ چھاڑ شروع ہوئی ہے۔ اسی باعث امیر صاحب کی کابل کی واپسی لازمی اور ضروری تصور کیگئی ہے۔

ہربرٹ جانسٹن کا بیان ہے کہ برازیل (امریکا) مین اسوقت چند لاکہ مسلمان آباد ہین۔ لیکن دیسی مسلمان صرف کلمہ کے مسلمان ہین۔ کیونکہ اب تک اون کو پورا بادی جو اسلام کی تعلیم دیسکتے نہین ملا نہ ان کے یہان مسجدین ہین۔ نہ نماز روزہ سے آشنا ہین۔ یہ دیسی مسلمان اون کی مذہبی تعلیم کی طرف چندان توجہ نہین کرتے ورنہ وہ بچے مسلمان ہو جاتے ہین اور نہ صرف وہ بلکہ امریکہ مین دیسی قومین بہت آباد ہین وہ بہت جلد اور بہ آسانی اسلام قبول کر سکتی ہین۔

توقند کے قریب کرغیز کے مسلمانون کی ۲۵ ہزار ایکڑ زمین روسیون نے غصب کر لی ہے

بمبئی کی خبرین

غلام حسین عبداللہ نامی غریب آدمی نے کمبالہ ہل کے ایک حاطہ مین جو تالاب واقع ہے اوسمین پانی بہرنیکا ٹھیکہ لیا ہے۔ گذشتہ شب کو اسکا مقدم راما بالکہا تالاب کا عمق معلوم کرنے کے لیئے اترا تہا۔ راما کا لنگ پیر پھسل گیا اور چلانے لگا۔ اس کا شور سنکر ایک بندہ بلندی سے پانی مین کود اس کا پیر بھی جالیو مین الجھ گیا لیکن کنٹراکٹر نے رسا پھینکا جسکے ذریعے رنچھوڑ نکل آیا اور پہلا مقدم بدستور جالیو مین پھنسا رہا دوسرے روز اوس کی لاش برآمد ہوئی۔

بمبئی سٹی امپروومنٹ ٹرسٹ کے ایک ملازم پر جو رقم غبن کرنیکے متعلق گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا گیا ہے وہ ابتک گرفتار نہین ہوا ہے اسپر ہم ہزار روپیہ کے غبن کا جرم عائد ہے لیکن اس رقم کے متعلق کافی ضمانتین پہلے ہی سے حاصل کرلیگئین

باجلاس مسٹر دستور مجسٹریٹ جیون لال منی لال نامی ہندو ریلوے جعلی ٹکٹ بنانے اور فروخت کرنیکے جرم مین پیش تہا۔ اس کا مکان الحمدآباد مین ہے۔ جسکی تلاش مین چند جعلی ٹکٹ اور بنانیکے آلات ملے۔ ملزم احمد آباد روانہ کیا گیا۔

مسٹر جعفر بہائی رحمت اللہ قادر بہائی بیرسٹر

ایسٹ لائے گذشتہ شنبہ کو بمقام پولس کورٹ میں بحیثیت چہارم مجسٹریٹ اپنے جدید عہدہ کی خدمات حاصل کئے۔ اوس عہدہ پر آپ نے سب سے پہلے ایک مسلمان مجرم کو سزا کیا خدا آپ کو ایسے ہی انصاف کی توفیق دے۔

جام صاحب نوانگر کے اثنا علالت بمبئی میں جس جس اسپتال کی نرسون نے ان کی تیمار داری کی تھی جام صاحب نے اس اعلی خدمتگذاری کے صلہ میں اپنی اظہار کی رقم اعلی ڈاکٹر اسپتال کے نام بھیکر خواہش ظاہر کی ہے کہ اس رقم میں سے ۰ سو طبی اور عمل جراحی میں اور ۰۰ ہزار نرسون کے فنڈ میں

بمبئی کی پورٹ ٹرسٹ کی جانب سے فی الحال تین عظیم الشان تجویزون پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔

(۱) جدید گودی کی تعمیر۔

(۲) سیوری کا سمندر پاٹ دینے۔

(۳) بمبئی کے مشرق میں جدید ریلوے تعمیر کرنے مذکورہ بالا کل تجویزون پر کل پونے پانچ کروڑ روپیہ کا صرف ہوگا۔ جو بالی سے الفنسٹن کے پل تک رستہ بنانے کے متعلق اب تک ایک کروڑ سات لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور سے ماٹونگا والی تجویز پر ۴۰ لاکھ اور ماٹونگا سائن والی تجویز پر ۵۰ لاکھ روپیہ خرچ ہو جانے کا گمان ہے جدید گورنر بمبئی کو گرینڈ کمانڈر آف دی انڈین ایمپائر کا جدید خطاب ملا ہے۔

بمبئی کے ایک پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے سال تمام پر ایک ترا ٹمک چرانے کے جرم میں ایک مجرم پر دس روپیہ جرمانہ کیا تھا۔ اس واقعہ کے متعلق پارلیمنٹ میں استفسار کیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فی الحال گورنمنٹ بمبئی نے بذریعہ اعلان ظاہر کیا ہے کہ انصاف کے رو سے قانونی طور پر عدالت نے جو حکم سنایا تھا اوس کے لئے گورنمنٹ ذمہ دار نہیں ہے۔ تاہم گورنمنٹ کی رائے میں رقم جرمانہ بہت زیادہ تھی

لہذا قانون مجرمانہ کی دفعہ ۱۰۴ کے مطابق مجرم پر جرمانہ کیا جاتا اور باقی سا ٹھ ہے تو مجرم کو واپس دیے جانے کی ہدایت کیجاتی۔

باجلاس مسٹر دستور اب تیا پانڈو اور دیگر پانچ ملزم اور ساماۃ باوریا بائی گرانٹ روڈ و الفنسٹن تھیٹر میں فحش گانا گاتے اور بدتہذیبانہ حرکتیں کرنیکے جرم میں پیش تھے اظہارات لینے کے بعد مجسٹریٹ نے فرمایا کہ کل مجرم سخت سزا کے مستحق ہیں کیونکہ ان کے فحش گانے اور حرکتیں سامعین کے دلوں پر برا اثر کرتی ہیں۔ لہذا میں ملزمون کو فی کس ۲ ماہ قید سخت کی سزا دیتا ہوں اور دو ملزم جو کمسن ہیں انکو ۱۰۰ ضرب بید کا اور ساماۃ کو ایک ماہ قید سخت کا حکم دیتا ہوں۔

سید حسین بلگرامی آج بمبئی میں وارد ہونگے جن کے استقبال کا عمدہ انتظام کیا گیا ہے۔ عام مسلمانان کو آپکا استقبال کرنا چاہئے۔ کیونکہ مسلمانون کی باگ ڈور آپکے ہاتھ میں ہے۔ کل کے دن سر کریم بھائی ابراہیم پریسیڈنٹ انجمن اسلام۔ ہائی اسکول انجمن اسلام

ہالیں آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں ایک جلسہ منعقد کرینگے اور چہارشنبہ کے روز سر کریم بھائی تاج محل ہوٹل میں ضیافت کا جلسہ کرینگے اس وقت بمبئی کی کل اقوام کے وکلا اور سربرآوردہ اشخاص آپ کی ملاقات کا شرف حاصل کر سکتے ہیں۔ پنجشنبہ کے دن ڈاکٹر تیمول جی لی نریمان نے آپ کی دعوت کی ہے جمعہ کو نواب صاحب دن بھر آرام کرینگے اور شنبہ کے روز انگلستان روانہ ہو جائینگے آپ تاج محل ہوٹل میں مقیم رہینگے۔

ایک صاحب نے اخبار آزرودہ میں لکھا ہے کہ کیمبل پور میں مسلمانون کی آبادی زیادہ ہونے پر بھی قانونی پیشہ ایک بھی نہیں۔ جو ہیں وہ سب ہندو اگر کوئی مسلمان قانونی پیشہ کیمبل پور میں تشریف لے آئیں تو بہت آمدنی ہوگی۔ یہان صرف ایک مسلمان پلیڈر صداقت کے طور پر وارد ہیں۔ ایسے ہی کئی پلیڈرون کی ضرورت ہے مسلمان پلیڈر توجہ فرمائیں۔

غنچہ جاوید

اردو سوسائٹی کی دلچسپی کے لئے ہر انگریزی مہینہ میں ایک بار شایع ہوتا ہے جس میں ایک نیا کارٹون۔ دلچسپ مضامین ہر طرح شعرائکے کا کلام۔ تاریخی دلچسپ ناول درج ہوتے مجلد کی ضخامت ۳۲ صفحہ ہوتی ہے۔ عام قیمت سالانہ دو روپے ہے۔ نمونہ کا پرچہ آدھہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر روانہ ہوتا ہے۔ منگا کر اسکے حسن و قبح کو ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ خاکسار سید کاظم حسین بدرف لکھنوی۔ پروپرائٹر غنچہ جاوید۔ بھنڈی بازار۔ بمبئی۔ نمبر ۱۹

خضاب سیاہ تاب

اب ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ جن کا جی چاہے ہمارے نوایجاد خضاب سے مقابلہ کرلے۔ اور جنکا جی چاہے اپنے اطمینان کے لئے صرف محصول بھیجکے ۲ ار کے ٹکٹ بھیجکر نمونہ منگالے۔ اس خضاب میں دو صفتیں ایسی ہیں کہ کسی خضاب میں نہیں پائی جاتیں۔ ایک تو بدبو نہیں دوسرے ڈاڑھی بھیگا کر دو منٹ میں ہو جاتی آخروقت تک رنگ سیاہ رہتا ہے اسی لئے ہمنے اسکا نام سیاہ تاب رکھا ہے۔

دفتر پنج بہادر سے طلب کیجئے

شیعہ کانفرنس کی پہلی کھاٹ بندی – ایک عرصہ سے مدت سے غیر یک رہا تھا کہ ایک شیعہ کانفرنس قائم کیجائے اور مسلمانوں سے علیحدہ ہو کر اپنی ڈفلی اپنا راگ کا حساب کیا جائے۔ اپنے حقوق علیحدہ طلب کئے جائیں۔ ہماری سمجھ میں آج تک نہ آیا کہ وہ کونسے نرالے حقوق ہیں جنہوں نے حضرات شیعہ کو یہ کہہ دینے پر مجبور کیا کہ مسلمانوں کے طفیل سے ہمکو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم تو اپنی ڈیڑھ اینٹ کی حلال سمجھتے ہیں۔ اب یہ سننے کہ انکی ہانڈی کیسے حلال ہوگی اور اسکا نتیجہ کیا نکلیگا جعفرت نتیجہ یہ نکلیگا کہ اس قوم میں جو اتفاق ہے وہ بھی انتقال کر جائیگا۔ مثل ہے کہ پوت کے پاؤں پالنے ہی میں نظر آجاتے ہیں۔ پہلے ہی جلسہ میں جب انکی ہانڈی کی ٹھہر گئی اور آپس میں دو دو چونچیں ہوگئیں تو آئندہ جلسوں کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ مسٹر غلام الثقلین سا سنجیدہ اور معاملہ فہم شخص اور انکو ایک ضروری تحریک پر دودھ کی مکھی کی طرح نکالکے پھینک دیا جائے اور حقارت کا ووٹ انکے لئے پاس کر دیا جائے کہ جنکی شرکت شیعہ کانفرنس کیلئے فخر ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر موصوف کو ایسی جرم کی سزا دی گئی ہے جو ایک دفعہ انہوں نے شیعہ اور سنی کے کامل اتحاد کی تحریک کی تھی۔ واقعی یہ جرم تو ملک بدر کر دینے کے قابل تھا۔ اسی میں خیر گذری کہ حضرت مجتہد العصر نے زبانی نفرین پر اکتفا کی۔ اگر شیعہ کانفرنس کے اراکین یہی بچپن ہے تو دو تین ہی جلسوں میں کانگریس کی طرح جوتیوں میں دال بٹ جائیگی۔

شملہ سے ایک نامہ نگار خبر دیتے ہیں کہ مرحوم محسن الملک کی وصیت تھی کہ میری لاش اٹاوہ میں دفن کیجائے کاش کہ مرحوم سرسید کے پہلو میں دفن کئے جاتے

مہاراجہ بڑودہ نے اپنی ریاست میں چار اور انگریزوں کو عہدے دینے منظور کئے۔

گورنمنٹ جرمن نے اپنے جاپان کی سوشلسٹ ذریق کے ایک ممبر آوردہ رکن کو شورش پھیلانے کے جرم میں ۱۰ ماہ کے لئے قلعہ میں قید کیا۔

سلطان زنجبار اپنے گلے پر عمل جراحی کرانے کے لئے انگلستان میں وارد ہوئے۔

مسٹر ڈر فیض آباد سے موٹر کار پر سوار لکھنؤ آتے تھے۔ ڈاکوؤں نے ان پر حملہ کر کے پیٹ ڈالا سخت مجروح ہوئے۔ ڈاکو اسباب لیکر فرار ہوگئے۔

نواب نصیر الممالک سفیر ایران قنصل جنرل لکھنؤ پہنچے مسلمانوں نے استقبال کیا۔

آئندہ پارلیمنٹ کے اجلاس ۸ ر جنوری سے شروع ہو جائیں گے۔

۷ ر کی شب کو شملہ میں خفیف اور بیوقت بارش ہوئی۔ غلہ گران ہو رہا ہے۔ قحط کی آمد کا کامل طور پر نشانیاں ہیں۔

کراچی میں ایک تعلیم یافتہ فرنگی دختر کو دغا و فریب کے جرم میں ۲ و ۱/۲ ماہ قید سخت کی سزا ملی۔ یہ آکسفورڈ یونیورسٹی کا گریجویٹ بمسابق یہ دفعہ بمبئی کالج ہے۔ بیشتر بھی تین مرتبہ جیل بھگت چکا ہے۔

دکن کے حادثہ میں جو نئی کان سونے کی دریافت ہوئی ہے اس میں سے ماہ ستمبر میں ۴۳ اونس سونا نکالا گیا۔

گورنمنٹ ہند نے مندرجہ ذیل مقامات پر ریلوے لائن کی پیمائش کا حکم دیا ہے۔ ناگپور اٹارسی لائن۔ ناگپور سے کرول تک ۱۶ میل کرول اور بالگھاٹ کے درمیان ۲۲ میل اور ڈنگڑھ تک ۳۰ میل۔

شاہ افغانستان وسط نومبر میں اپنے رسالہ کے ہمراہ کابل میں وارد ہونے والے ہیں کیونکہ کابل میں عزیزا خاندان شاہی میں نا اتفاقی برپا ہے۔

سوڈان میں قحط سخت پڑا۔

لاہور کے فلنڈ ہسپتال کے ڈاکٹر پر مجرم تو ہین عدالت ۵۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ لیکن اپیل میں پانچ روپیہ رہا۔

راولپنڈی میں ایک عورت نے اپنے آشنا کی ترغیب سے خاوند کو زہر دیکر دفن کر دیا۔ پولیس نے لاش نکلوائی دونوں گرفتار ہیں۔

حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر و پرنٹر نے مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں چھپوا کر اپنے دفتر مقام سے شائع کیا